مولانا شیخ محمد عادل ربانی

ہر ایک اپنے گناہوں کا بوجھ خود اٹھاتا ہے۔

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. أعوذ بالله من الشیطان الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم. الصلاة والسلام علی رسولنا محمد سید الأولین والآخرین. مدد یا رسول الله، مدد یا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد یا مشایخنا، دستور مولانا الشیخ عبد الله الفائز الداغستاني، شیخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طریقتنا الصحبة والخیر في الجمعیة.

بسم الله الرحمن الرحیم

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ

"اور کوئی بھی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا"۔ (قرآن ۳۹:۰۷) صدق الله العظیم۔ الله عزّوجلّ فرماتا ہے، کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ایک شخص صرف اپنے گناہوں پر سزا پائے گا، اگر وہ گناہ کرتا ہے اور توبہ بھی نہ کرے۔ اگر وہ توبہ کرے، اُس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے، پھر کوئی بھی دوسرا شخص اُس کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا یا اُس کی جگہ سزا نہیں اٹھائے گا۔

لیکن جو شخص دوسروں کو برائی کا راستہ دکھاتا ہے اور اُن سے برائی (گناہ) کرواتا ہے، وہ پھر ہر اُس شخص کی وجہ سے دوبارہ سزا پاتا ہے جو کوئی بھی برائی [کرنے میں اُس کی نقل] کرتا ہے۔ لیکن، جیسے کہ ہم نے کہا، اگر کوئی شخص خود گناہ کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے، پھر الله عزّوجلّ اُس کو معاف کر دیتا ہے۔ الله عزّوجلّ بڑا بخشنے والا ہے۔ لیکن اگر وہ ایسا کرتا ہے اور دوسروں سے بھی ایسا زبردستی کرواتا ہے، اور اگر زبردستی نہ بھی کرے، مگر کہے، "میں نے ایسا کیا، یہ اچھا ہے۔ تم بھی اِسے ضرور کرو۔ میں تمہیں سکھاتا ہوں کہ یہ برائی کیسے کی جاتی ہے، یہ گناہ کیسے انجام دیا جاتا ہے۔" اگر وہ اُسے سکھاتا ہے، پھر یہ بھی اُس کی سزا میں شامل ہوگا۔ کیوں کہ یہ دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ بشبہ، جو کوئی بھی دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے، اُسے سزا دی جائے گی۔

لوگ کہتے ہیں کہ وہ دنیا میں اتنا شر پھیلا رہے ہیں۔ کچھ لوگ سوچتے ہیں کہ وہ بہت ذہین ہیں۔ حتیٰ کہ مسلمان بھی ایسا کہتے ہیں، "الله عزّوجلّ انہیں سزا کیوں نہیں دیتا؟" تم کیسے جانتے ہو کہ وہ ﷻ نہیں دیتا؟ ہر برائی کے لیے ایک سزا ہے۔ جیسے ہم نے کہا، اگر کوئی توبہ نہ کرے تو اسے اُس کی سزا دی جائے گی۔ لوگوں کو اس بات پر شک نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن الله ﷻ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ معافی سب کے لیے ہے۔ ہم ایسا نہیں کہہ سکتے کہ "اُس کی معافی اِس کے لیے ہے مگر اُس کے لیے نہیں۔" سزا سے بچنے کے لیے، انسان کو توبہ کرنی اور معافی مانگنی چاہیے۔ اسے توبہ کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنے کیے گئے گناہوں پر، اپنی کی گئی برائیوں پر توبہ کرنی چاہیے۔ اگر کسی نے

مولانا شيخ محمد عادل رباني

کسی دوسرے کے حقوق کی خلاف ورزی کی ہے، پھر اسے اُس شخص سے معافی مانگنی چاہیے۔ بس یہی ہے۔

"یہ آدمی نے یہ کیا اور وہ کیا۔ اُس نے کتنے لوگوں کو تباہ کیا۔ اُس نے کتنا شر پھیلایا۔ اُس نے اتنا ظلم کیا۔ وہ سور کی طرح ادھر ادھر پھرتا رہا اور برائی کرتا رہتا ہے۔" بالکل مت ڈرو۔ اور ہاشا (دور رہو ایسی سوچ سے بھی)؛ ایسی سوچ بھی تمہاری لیے نقصان دہ ہے۔ یہ ترک ادب ہوتا ہے، یعنی ادب چھوڑ دینا ہے۔ یہ اللہ عزّوجلّ کے حضور بے ادب ہونا ہے۔ کیا تم اللہ عزّوجلّ کو، اُسﷻ کا کام سکھانا چاہتے ہو؟ اللہﷻ القادر، المقتدر ہے۔ وہﷻ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ تم اُسﷻ سے سوال نہیں کر سکتے! یہ بالکل بھی جائز نہیں ہے! اگر تمہیں ایسی سوچ بھی آئے، تمہیں توبہ کرنی چاہیے اور معافی مانگنی چاہیے۔ اگر وہﷻ چاہے، پوری دنیا مٹ جائے۔ تم نہیں کہہ سکتے "کیوں؟" اللہ عزّوجلّ سب چیزوں کا مالک ہے۔ وہﷻ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور وہﷻ جو نہیں چاہتا، وہﷻ نہیں کرتا۔ اللہﷻ ہم سب کو اور لوگوں کو عقل اور سمجھ دے۔ اللہﷻ ہماری مدد کرے کہ ہم ظلم نہ کریں، گناہ نہ کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، ان شاء اللہ۔

و من اللهِ التوفيق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل ربانی
۲۳ اگست ۲۰۲۵ / ۲۹ صفر ۱۴۴۷
نماز فجر – زاوية أكبابا، اسطنبول